بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ۷۴) — اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (فاطر ۳۱) — عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل ۸۰)

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۲۲ | ۳۰ صلح ۱۳۴۷ھش | ۲۹ شوال ۱۳۸۷ھ | ۳۰ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے

جو چیز انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے

"اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعاماتِ الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے، دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔ مکالمات الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ استقامت والے سے خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے۔ ظاہری حالت اگر اپنی جگہ کوئی چیز ہوتی اور اس کی قدر و قیمت ہوتی تو ظاہرداری میں تو سب کے سب شریک ہیں۔ عام مسلمان نمازوں میں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک شرف اور بزرگی اندرونہ سے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی ظاہری نماز اور اعمال سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کی فضیلت اور بزرگی اس چیز سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ حقیقت میں یہ بات بالکل سچ ہے کہ شرف اور علو دل ہی کی بات سے مخصوص ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو خدمت گار ہوں اور ان میں سے ایک خدمت گار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کے کرنے کو حاضر اور تیار رہے اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آ جاتا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے کہ یہ محض ایک مزدور ہے جو دن پورے ہونے پر تنخواہ لینے والا ہے اور اسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک قدر و قیمت اور محبت اسی سے ہوگی جو محنت اور جانفشانی سے کام کرتا ہے نہ کہ اس مزدور سے۔

پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۰ و صفحہ ۲۶۱)

اخبار احمدیہ

84

—• ربوہ ۲۹ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ تاہم خفیف سا ضعف ابھی تک چل رہا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—• ربوہ ۲۹ جنوری۔ ربوہ میں بھی گزشتہ کئی روز سے مطلع ابر آلود ہے اور سردی بہت ہے۔ ۲۷ اور ۲۸ جنوری کی درمیانی شب تمام رات وقفہ وقفہ سے بارش ہوتی رہی۔ کل بھی سارا دن آسمان پر بادل چھائے رہے۔ آج صبح گہری دھند چھائی ہوئی ہے۔

—• مبلغ اسلام مکرم مسعود احمد صاحب جلسی اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے برمن پاکستان تشریف لے جانے کی غرض سے ۲۷ جنوری ۱۹۶۸ء بذریعہ ٹرین ربوہ سے روانہ ہوئے احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ وہ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں۔ اور انہیں خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق ملے۔ آمین

—• لاہور (بذریعہ تار) مکرم عبدالسمیع صاحب آف کویت مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن گزشتہ جمعہ (۲۶ جنوری) کو لاہور میں ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

—• قواعد کے مطابق مجالس انصار اللہ کے زعماء و زعماء اعلیٰ کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء کو ختم ہو چکی ہے۔ ماہ نومبر ۱۹۶۷ء میں تمام امراء/صدر صاحبان کی خدمت میں خطوط بھجوا کر درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء/زعمائے اعلیٰ کا انتخاب کروا کر بغرض منظوری مرکز میں بھجوا دیں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں مجالس سے انتخاب کی اطلاع پہنچ چکی ہے۔ مگر ابھی تک بعض مجالس ایسی بھی ہیں جہاں سے انتخاب کی اطلاع نہیں ملی۔ ایسی مجالس کے تمام امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ ازراہ کرم انتخاب کروا کے منتخب شدہ نام اپنی سفارش کے ساتھ حضرت صدر محترم کی منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ انتخاب صرف زعیم/زعیم اعلیٰ کا ہی ہوگا مجلس عاملہ وہ خود نامزد کر کے مرکز سے منظوری لیں گے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۶۸ء

دُعا کی تاثیر

(۲)

مجملاً سر سید مرحوم کے نظریہ کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ ذیل عبارت میں فرماتے ہیں:۔

"ہم نہایت افسوس سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگر سید صاحب قرآن کریم کے سمجھنے میں فہم رسا نہیں رکھتے تھے۔ تو کیا وہ قانون قدرت بھی جس کی پیروی کا وہ دم مارتے ہیں۔ اور جس کو وہ خدا تعالےٰ کی فعلی ہدایت اور قرآن کریم کے اسرار غامضہ کا مفسر قرار دیتے ہیں۔ اس مضمون کے لکھنے کے وقت ان کی نظر سے غائب تھا۔ کیا سید صاحب کو معلوم نہیں کہ اگرچہ دنیا کی کوئی خیر و شر مقدر سے کوئی خالی نہیں۔ تاہم قدرت نے اس کے حصول کے لئے ایسے اسباب مقرر کر رکھے ہیں۔ جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقلمند کو کلام نہیں۔ مثلاً اگرچہ مقدر پر لحاظ کر کے دوا کا کرنا نہ کرنا درحقیقت ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ دعا یا ترک دعا۔ مگر کیا سید صاحب یہ رائے ظاہر کر سکتے ہیں کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا۔ پھر اگر سید صاحب باوجود ایمان بالتقدیر کی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ دوائیں بھی اثر سے خالی نہیں تو پھر کیوں خدا تعالےٰ کے محال اور متشابہ قانون میں فتنہ اور تفریق ڈالتے ہیں۔ کیا سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ خدا تعالےٰ اس بات پر تو قادر تھا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں تو ایسا قوی اثر رکھ دے۔ کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی دست چھوٹ جائیں۔ یا مثلاً سم الفار اور بیش در دوسری ہلاہل زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی کہ ان کا کامل قدر شربت چند منٹوں میں ہی اس جہان سے رخصت کر دے۔ لیکن اپنے برگزیدوں کی توجہ اور عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے۔ جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نظام الٰہی میں اختلاف ہو اور وہ ارادہ جو خدا تعالےٰ نے دواؤں میں اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے کیا تھا۔ وہ دواؤں میں مرعی نہ ہو نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ خود سید صاحب دعاؤں کی حقیقی فلاسفی سے بے خبر ہیں۔ اور ان کی اعلیٰ تاثیروں پر ذاتی تجربہ نہیں رکھتے۔ اور ان کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی ایک مدت تک ایک پرانی اور سالخوردہ اور مسلوب القوےٰ دوا کو استعمال کرے اور پھر اس کو بے اثر پا کر اس دعا پر عام حکم لگا دے۔ کہ اس میں کچھ بھی تاثیر نہیں۔"

(برکات الدعاء صفحہ ۳ و ۴)

اس بے نظیر عبارت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مادہ پرستوں کے نظریہ کی جڑ اکھاڑ کر رکھ دی ہے۔ آپ نے واضح کر دیا ہے کہ اگر دعا میں کوئی تاثیر نہیں۔ تو دوا میں بھی کوئی تاثیر نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جب ہر فعل پہلے سے مقدر ہو چکا ہے۔ اور اس لئے بیماری سے شفا پانا بھی مقدر ہے تو پھر آپ جب بیمار پڑتے ہیں۔ تو ڈاکٹروں کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں اس کو بھی مقدر پر نہیں چھوڑ دیتے۔ الغرض مقدر کی بناء پر دعا کی تاثیر کا وہی شخص منکر ہو سکتا ہے جو دوا کی تاثیر کا بھی منکر ہو۔ کیونکہ اس صورت میں اگر دعا کرنا فعل عبث ٹھہرتا ہے تو دوا کرنا بھی فعل عبث ٹھہرتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو تمام ہسپتال تمام دوائیں۔ تمام ڈاکٹر اور تمام سازوسامان جو جسمانی بیماریوں کے مقابلہ کے لئے انسان نے آج تک مہیا کیا ہے۔ ضیاع عقل و مال و وقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

دراصل ایسے لوگ نہیں جانتے اور نہیں مانتے کہ جس طرح ایک جسمانی نظام ہے اسی طرح ایک روحانی نظام بھی ہے۔ جو انسانی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے لازمی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو روحانی نظام کا قائل نہیں۔ وہ جسمانی نظام کا بھی قائل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ نظام کے یہی معنے ہیں کہ مختلف عوامل کی تاثیروں میں ایک توازن کی صورت ہو۔ جب ایک تاثیر دوسری پر اثر انداز نہیں ہے۔ تو نظام کس طرح قائم ہو سکتا ہے۔ مگر ہم اپنے حواس سے معلوم کرتے ہیں۔ کہ یہ زندگی مختلف تاثیروں کے باہم نظم سے قائم رہ سکتی ہے ورنہ نہیں۔ نظام کے لئے مختلف تاثیروں کا وجود ضروری ہے جو ایک دوسری پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جو لوگ اس کے قائل نہیں وہ ایک انہونی بات کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ہے۔ (باقی)

یہاں ہر ایک نعمت مل گئی ہے

جسے تیری محبت مل گئی ہے
اسے دُنیا میں جنت مل گئی ہے

حکومت کیا ہے اس نعمت کے آگے
مسیحا کی خلافت مل گئی ہے

یہ ربوہ خوانِ یغما سے نہیں کم
یہاں ہر ایک نعمت مل گئی ہے

مسرت ہے بڑی قربانیوں میں
خلیل اللہ کی سنت مل گئی ہے

مرے اعمال نامہ کو نہ دیکھو
محمدؐ کی شفاعت مل گئی ہے

اسی کا نام ہے اللہ کی طاعت
رسول اللہ کی طاعت مل گئی ہے

یہی تنویر طاعت کا ہے ثمرہ
کہ صلحا کی رفاقت مل گئی ہے

تنویر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار

الفضل

خود خرید کر پڑھے

85

جماعت احمدیہ کے ذریعے بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(آخری قسط)

ناروے کے ایک احمدی دوست جن کا نام نور احمد بوستاد ہے لکھتے ہیں کہ انہوں نے تقریباً سولہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا اس سے قبل متواتر دو تین سال تک وہ عیسائیت کے مختلف فرقوں اور دیگر مذاہب کا مطالعہ کرتے رہے تھے۔ سب سے آخر پر اسلام کا مطالعہ کیا اور امام کمال یوسف صاحب اور ایک سویڈش احمدی مسلمان مسٹر گنر ارکسن کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے قبل اُن کا خیال تھا کہ نیکی اور بدی اور اچھے اور بُرے کے لئے دنیا میں کوئی معیار مقرر نہیں ہر شخص جو چاہے کر سکتا ہے۔ یہ کس نے بتایا ہے کہ فلاں بات ہمیں کرنی چاہیئے اور فلاں نہیں کرنی چاہیئے اور ہم کس طرح اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اچھائی کیا ہے اور بُرائی کیا ہے۔ میں اگرچہ سٹیٹ چرچ کا ممبر تھا لیکن حقیقتاً میں عیسائیت کو خیر باد کہہ چکا تھا اور میرے خیالات دہریوں کے سے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد میرے خیالات بالکل ہی بدل گئے ہیں۔ اب مجھے یقین ہے کہ نیکی اور بدی کے کچھ معیار ہیں اور مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ انسان خود یہ معیار مقرر نہیں کر سکتا۔ یہ معیار صرف اللہ تعالےٰ ہی مقرر کر سکتا ہے اور وہ انسانوں کی راہنمائی کے لئے دنیا میں انبیاء کو بھیجتا ہے۔ مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ اسلام اللہ تعالےٰ کا دیا ہوا آخری مذہب ہے اور میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے آخری شرعی نبی ہیں اور میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اسلامی قانون کے اندر ایک نبی مانتا ہوں اور ساری دنیا اور سارے مذاہب کے پیروں کے لئے مسیح مانتا ہوں۔

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں تمام اسلامی احکام پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میرا جس قدر مذہبی مطالعہ بڑھتا ہے اور جوں جوں میری عمر بڑھتی ہے میرا یہ احساس بھی بڑھ رہا ہے کہ اگر میں نے اسلام نہ قبول کر لیا ہوتا تو میں کس درجہ گناہوں سے پُر زندگی بسر کر رہا ہوتا۔ مجھے اس بات کا خوب احساس ہے کہ مذہبی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ ایسے ممالک میں جہاں اسلام کا لفظ ایک گالی کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔ اب وہاں ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں جو اسلام کا پیغام دوسروں تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔ یورپ میں ایسے لوگ ابھی بہت کم ہیں لیکن آج سے چند سال پہلے تو یہاں ایسا کوئی شخص بھی موجود نہ تھا۔ اسلام یورپ میں یقیناً قائم ہو رہا ہے اور اس امر کی اہمیت کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اب عیسائی آسانی سے یہ نہ کہہ سکیں گے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نعوذ باللہ ایک جھوٹے نبی تھے اور اسلام ایک جھوٹا مذہب ہے۔ چونکہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جس نے یہ تعلیم دی ہے کہ تمام قوموں کی طرف نبی آتے رہے ہیں اور سب مذاہب ابتداء میں سچے ہی تھے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اسلام ہی حقیقتاً عالمگیر مذہب ہے اور یہی مذہب انشاء اللہ دنیا پر غالب آئے گا۔

میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی اس جماعت کو اور اس کے افراد کو قوت بخشے تا اس کے مقاصد پورے کئے جا سکیں۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے نتیجہ میں ساری دنیا میں عیسائیت کی عمارت گر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

"اب وہ دن نزدیک آتے
ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب
مغرب کی طرف سے چڑھے گا
اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ
لگے گا۔ قریب ہے کہ سب
ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام
اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے
مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ
وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا
جب تک دجالیت کو پاش
پاش نہ کر دے۔ وہ وقت
قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید
جس کو بیابانوں کے رہنے والے
اور تمام تعلیموں سے غافل
بھی اپنے اندر محسوس کرتے
ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس
دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ
باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی
خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ
کفر کی سب تدبیروں کو باطل
کر دے گا۔ لیکن نہ کسی
تلوار سے اور نہ کسی بندوق
سے بلکہ مستعد روحوں کو
روشنی عطا کرنے سے اور
پاک دلوں پر ایک نور اتارنے
سے۔ تب یہ باتیں جو میں
کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"
(تذکرہ صفحہ ۳۹۹)

سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک عظیم روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ اور اب وہ وقت آ گیا ہے کہ روحانی اندھے بھی اس انقلاب کو محسوس کرنے لگے ہیں۔

اے مسیح محمدی کی جماعت اب یہ بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے کہ زمانہ کے تقاضا کے مطابق اپنی قربانیاں پیش کر دیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی خدا کی راہ میں پیش کریں اس کو قربانیاں کہنا ہی درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ محض اللہ تعالےٰ کا یہ احسان ہے جو ہم جیسے کمزور اور بے سروسامان بندوں کو اس نے اپنے دین کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا ورنہ بات وہی سچ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں فرما دی ہے کہ

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

• سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی!!"

(دفتر امانت تحریک جدید)

تقریب شادی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۶ جنوری کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے بھتیجے عزیز شیخ مشتاق احمد صاحب خالد فضل عمر ہسپتال ربوہ ابن برادرم شیخ عبد الکریم صاحب مرحوم آف گجرات کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح بعوض حق مہر دو ہزار روپیہ ہمراہ محترمہ عزیزہ ناصرہ عشرت صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب واقفِ زندگی (آف تعلیم الاسلام کالج) محلہ دارالبرکات ربوہ کے ساتھ طے پایا۔

اگلے دن مورخہ ۷ جنوری کو ساڑھے چار بجے شام تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں از راہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی معہ بیگم صاحبہ شمولیت فرمائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد دیگر افراد بھی شامل ہوئے۔

۸ جنوری کی شام کو عزیز مشتاق احمد صاحب خالد نے اپنے مکان پر دعوتِ ولیمہ دی۔ باوجود موسم کی خرابی کے بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے تشریف لا کر دعا فرمائی۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین۔

شیخ عبد العزیز
عزیز بکڈپو۔ شیش محل گیٹ۔ گجرات

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

نئی مے اور نئے مشکیزے

(مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال)

حضرت مسیحؑ کا کتنا پیارا کلام ہے کہ کوئی نئی مے پرانی مشکوں میں نہیں بھرتا کہ مشکیں بھی پھٹ جائیں اور مے بھی بہہ جائے۔ جیسے کورے کپڑے کا پیوند بوسیدہ لباس کو اور بھی پھاڑ دیتا ہے۔

مشہور قومی شاعر "حالی" نے اپنی مسدس میں ایک شعر لکھا کہ

"وہ غارِ حرا سے سوئے قوم آیا
اور اِک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا"

جو حقیقت اور صداقت پر مبنی تھا اس قدر مقبول ہوا کہ زبان زدِ عام ہو گیا۔ عرب قوم کی جہالت غار کے مشابہ تھی جس کی تاریکی میں رسول پاک صلعم نے اپنی زندگی کی بہترین راتیں اپنی قوم کی بدحالی کے دُکھ کی وجہ سے بیتابی میں گزاریں اور خدائے واحد سے روشنی اور اصلاح کی فریاد کی اُن اندھیری راتوں کی پکار آخر کار رنگ لائی۔ اور اللہ تعالےٰ کا شیریں کلام قرآنِ پاک کی صورت میں انسانیت کی بہتری و برتری کے لئے آنحضورؐ پر نازل ہوا جس نے عرب کی مُردہ قوم میں زندگی کی رُوح پھونک دی اور ان کی نبض مردانہ وار چلنے لگی۔ اس نسخہ کی پیروی سے یہ پسماندہ قوم کندن کی مانند چمک اُٹھی اور دنیا کی رہنما بن گئی۔ وہ دینِ اسلام جسنے دنیا کو روح افزا پیغام سُنایا تھا جب بیگانوں کی بے وفائی اور سرد مہری کا شکار ہوا تو بیگانوں نے اس کی بے بسی پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے دینِ اسلام کا نام و نشان۔ رسوم و کتاب۔ عبادات۔ ریاضت۔ علوم و فنون۔ اخلاق عقائد اور اعمال سب ہی یکسر مفقود ہو گئے اور نصف النہار کا سورج پہلے چراغ کی صورت میں بدلا اور پھر ٹمٹمانے لگا لیکن بادِ صرصر کے جھونکوں نے اس کی آخری لَو بھی گُل کر دی۔ مغرب کا طوفان اپنی پوری تابانی اور جلال کے ساتھ اس دین اور اس کے حاملین پر غالب آ گیا۔ مسجدیں ویران ہو گئیں۔ وہ نسخۂ کیمیا طاقِ نسیاں ہوا اور پھر کسی نے اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھا۔ ایک ایک کر کے اہلِ علم اُٹھ گئے اور نام کے مسلمان بھی اپنے آباؤ اجداد اور اسلاف کے کردار و اخلاق سے قطعی بے پرواہ ہو کر زندگی کے دن گزارنے لگے۔

کیا عرب اور کیا ایران۔ کیا مصر اور شام۔ افریقہ اور ہندوستان۔ چین اور سپین کہیں بھی مسلمانوں کی شوکت نہ رہی۔ بلکہ ہر جگہ غیروں کی غلامی کی تلخ و تنگ زنجیریں انہیں جکڑے ہوئے جنگلوں اور صحراؤں میں لئے پھرتی رہیں کہ وہ اپنی زیست سے پریشان ہو کر اپنی عقل کھو بیٹھے اور اسلام کے اعداء و اغیار کے قدموں پر چلنے لگے۔ ایک ہزار برس کی یہ مدت اسلامی دنیا پر غار کی مانند تاریک رہی کہ خوابِ غفلت میں رسولِ پاک صلعم کی حدیثِ قدسی مسلمانوں کو یاد آئی کہ

"ہمارا مہدی غار سے نکلے گا"

چونکہ علم و حکمت کی کان سے وہ کوسوں دُور تھے اس لئے غاروں کی تلاش کرتے پھرے۔ مگر وہاں کیا دھرا تھا۔ یہ تو ایک تمثیل تھی جو کہی گئی لیکن پھر بھی دنیا کے ایک گوشے سے آواز اٹھی کہ ؎

دن چڑھا ہے دشمنانِ دین پہ ہم پہ رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار

اس آواز کے تموج نے فضا میں ایک ارتعاش پیدا کر دیا کہ کہیں یہ آواز اُسی مہدی کی نہ ہو۔ سعید روحیں تڑپ اٹھیں اور متلاشیِ حق ہوئیں کہ "غار سے نکلنے" کا وسوسہ تاحال ساتھ تھا کہ ایک دوسرا نعرہ گونجا۔

"قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار"

قادیان کی گمنام بستی میں ایک گمنام شخص حضرت مرزا غلام احمدؑ نے کہا ؎

مَیں تھا غریب و بیکس و گمنام بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

گویا کہ ہر لحاظ سے غار ہی غار درپیش تھے جس بستی سے یہ صدائے امید بلند ہوئی جہاں سے یہ شعاعِ نور چمکی۔ وہ چند گھرانوں مکانوں اور دکانوں پر مشتمل تھی۔ نہ سڑک نہ ریل۔ نہ گاڑی نہ بس۔ اور جس مُنہ سے یہ الفاظ نکلے وہ بھی اس کوردیہہ میں محض خلوت پسند جس کا اوڑھنا اور بچھونا مسجد کی صفیں تھیں۔ جس کا کھانا محض گھر کے بچے کھچے ٹکڑے تھے۔ اور اسلام کی یہ حالت کہ اذان تک پر گردن کٹتی تھی۔ مسجدیں سکھ قوم کے اصطبل اور مے خانے بن چکے تھے۔ جب یہ دردناک آواز عرشِ بریں سے ٹکرائی تو صدیوں پہلے کی ابراہیمی دعا کہ

"رب ارنی کیف تحی الموتٰی"

(اے میرے سورج نکل باہر)

کہ اسلام کے مُردہ جسم میں زندگی کس طرح آئے گی اور اس چھُپے ہوئے سورج کو کب اور کس طرح نکلنا اور چمکنا ہو گا؟

اُس بے کس و گمنام انسان پر کھولا گیا کہ "نسخۂ کیمیا" استعمال کرو۔ جس میں لکھا تھا کہ پرندے پکڑو اور اُنہیں سدھاؤ اور اُن میں اتنی پرواز پیدا کر دو کہ وہ پہاڑوں کی بلندیوں پر مقام حاصل کر سکیں۔ پھر وہ پرندے دوسرے پرندوں کو سدھائیں اور اُن میں قوتِ پرواز پیدا کریں اور اس سلسلہ کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ حشر آ جائے یعنی وہ دن کہ مُردے جی اُٹھیں اور حضور کی آواز پر میدانِ حشر میں جمع ہوں اور فیصلہ ربّانی کے منتظر ٹھہریں۔ یہ وہ منظر ہو گا جس سے ثابت ہو گا کہ "احیاء موتٰی" ہو چکا۔ تب تمہیں یقین آ جائے گا کہ اس طرح مُردوں کو زندہ کیا جاتا ہے۔

پس اس مشاہدہ کے لئے "ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا" ان کو ایک اجتماع کے لئے پکار تو وہ دوڑتے ہوئے تیری طرف چلے آویں گے۔

آج سے ۷۶ برس قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طیورانِ احمد کو پکارا کہ میری دعاؤں اور میری تربیت اور میری محبت کا ثبوت دو۔ اور آج میدانِ جلسہ میں جمع ہو جاؤ۔ اگر تم دوڑتے ہوئے نہ آئے تو تم میں تاحال زندگی کی رُوح نہیں پھونکی گئی۔ تم میں پہاڑوں کی بلندی تک کی پرواز پیدا نہیں ہوئی۔ اور اگر تم میدانِ کارزار میں بے پرواہ ہو کر لبیک لبیک کہتے ہوئے آن جمع ہوئے تو سمجھ لو کہ میری دعائیں قبول ہوئیں۔ میری تربیت رنگ لائی۔ اور میری محبت کا دعوےٰ تمہارا درست ثابت ہوا۔ مَیں خدا کے سامنے سرخرو ہوا اور تم دنیا اور آخرت میں فلاح پا گئے۔

پس جلسہ سالانہ کی حاضری معمولی بات نہیں۔ یہ تو جذب کا مظاہرہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر "نسخۂ کیمیا" دوبارہ نازل ہوا۔ اور شرابِ طہور کا ناپیدا کنار خُم حضرتِ اقدسؑ کو دیا گیا کہ ساقی کی بخشش میں کمی نہ ہونے پائے اور نئے میکش اپنے اپنے ظرف کے مطابق گلاس اور صراحیاں۔ کوزے اور گھڑے۔ مٹکے اور کڑاہے لے کر آویں اور بھر کر لے جاویں۔ یہ نئی شراب صرف اور صرف نئے مشکیزوں میں ہی بھری جا سکتی تھی۔ کیونکہ پُرانی مشکیں تو نئی مے کی برداشت نہیں کر سکتی تھیں اور پھٹ گئیں اور ان پر یہ قیمتی شراب ضائع گئی۔

ہر صاحبِ دل اور چشم وا کے لئے ربوہ کا سالانہ جلسہ کس قدر سبق آموز ہے کہ زبان بے اختیار پکار اُٹھتی ہے ؎

بہار آئی ہے میرے دلستاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں

روحانی نہر

الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔

آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شمولیت کرنیوالوں کو اپنے بوستان کے پھول کے لقب سے نوازا ہے۔ انہیں "زندگی" کا تمغہ بخشا ہے۔ اُن کے سر احمد کی محبت۔ احمد کی تربیت اور احمد کی مقبول دعاؤں کا سہرا باندھا ہے۔

کیا یہ عزّ و شرف کم ہے۔ جو چند پیسے اور چند لمحے خرچ کرنے سے مفت ہاتھ آتا ہے نہ صرف یہ بلکہ قرآن پاک نے تاکید فرمائی ہے۔

وَاِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ
مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ
فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ
اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ۝

کہ جب تمہیں جمعہ ہونے کے دن پکارا جائے جیسے جمعہ کے دن کا سب کو علم ہوتا ہے اسی طرح جلسہ سالانہ احمدیہ کے ایام کا بھی باقاعدہ ہر ذریعہ سے اعلان کیا جاتا ہے۔ "للصلوٰۃ" اور "ذکر اللہ" کو ایک معنی میں استعمال فرمایا ہے۔ کہ جمعہ کے دن جس طرح یکجا نماز ہوتی ہے۔ وہاں یکجا قومی طور پر ذکر الٰہی ہوتا ہے۔ علمائے دین کی تقاریر جن میں "احیاء موتیٰ" کے طور و طریق بتائے جاتے ہیں اور روحانی زنگ کو دور کیا جاتا ہے۔ دلکش پیرائے میں کی جاتی ہیں جو "فَطَهَّرَهُنَّ" کی صحیح معنوں میں تفسیر ہوتی ہے یعنی تربیت قومی کے اسباق کو دوہرایا جاتا ہے۔ اور دنیا کے تمام انسانوں کو زندہ کرنے کا پروگرام بتایا جاتا ہے کہ کس طرح جلد سے جلد خدا کی بادشاہت زمین پر قائم ہو جائے جس طرح آسمان پر ہے اور کس طرح انسان عافیت کے حصار میں امن کا سانس لے کر اپنے جسم اور روح کے ساتھ اپنے خالق حقیقی کے آستانہ پر تذلل اور عجز کے ساتھ اپنی عبودیت کا اقرار کرتے ہوئے گر پڑے اور اپنے اصل مقصد حیات کو پالے

لوگ قیامت کا ذکر کرتے ہیں۔ شک میں پڑے ہیں۔ آئندہ پر ٹال رہے ہیں۔ نہیں ایسا نہیں۔ یہ حشر یہ قیامت۔ یہ گھڑی بارہا قادیان میں آئی اور اب ربوہ میں سالانہ آتی ہے جس میں ہر سال سینکڑوں مردے قبروں سے نکل کر زندوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور شہروں میں بستے ہیں۔ سو احمدیت زندگی کا پیغام ہے اور احمدی زندہ قوم کا فرد اور احمدیوں کا جلسہ سالانہ شاہد ہے کہ خدا تعالیٰ کے عرش کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں اور اس کے گرد چکر کاٹ رہے ہیں یعنی ذکر الٰہی کرنے والے احمدی اللہ تعالیٰ کی صفات کا جلوہ ایسے رنگ میں اپنے حال و قال سے ظاہر کرتے ہیں جو ان مادی آنکھوں کو نظر آتا ہے۔ اور نئی نئی کے یہ نئے مشکیزے

قادیان میں رمضان کا پروگرام اور عید الفطر کی مبارک تقریب

86

رمضان شریف کا مہینہ اپنی برکتوں کے ساتھ آیا اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے بادل برساتا ہوا بیت گیا۔ ہر شخص نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس کی برکات سے حصہ لیا۔ اور جس نے سستی کی اور اس کی قدر و قیمت کو نہ پہچانا موقعہ ہاتھ سے نکل جانے پر سوائے حسرت کے اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ قادیان میں حسب سابق امسال بھی رمضان شریف کا خاص پروگرام جاری رہا۔ اجتماعی طور پر رات کے وقت نماز تراویح میں ہر دو مرکزی مساجد کے اندر احباب کو قرآن شریف سننے کا موقع ملا اور دن کے وقت نماز ظہر سے نماز عصر تک مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا۔ جس میں سلسلہ کے علماء نے باری باری مقررہ حصوں کے معانی اور وقت کی رعایت سے اس کے مطالب بیان کئے۔ صبح کی نماز کے بعد دونوں مساجد میں حدیث شریف کا درس ہوتا رہا۔

آخری عشرہ مبارکہ شروع ہوتے ہی سنت نبوی کی اقتداء میں سولہ خوش نصیب احباب کو اعتکاف کرنے کی سعادت ہوئی اور اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق اسلام اور احمدیت کی ترقی اور روحانی سربلندی حضرت امام ہمام کی مقاصد عالیہ میں فائز المرامی۔ مبلغین کرام کی کامیابی کے لئے اجتماعی اور انفرادی دعائیں کیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو قبول فرمائے۔

۲۹ روزے حسب سابق درس القرآن کے اختتام پر اجتماعی دعا کا پروگرام تھا۔ آخری دس پاروں کا درس مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب نے دیا تھا آخری تین سورتوں کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے درس دینے کی درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ آپ نے مغربی اقوام کی ترقی ان کی مذہب اور امن عالم کے منافی کارروائیوں کا مختصراً مگر جامع الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے پر فتن زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان آخری سورتوں کے ذریعہ جامع دعائیں سکھائی ہیں

آخر میں حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل نے اپنی مختصر تقریر میں رمضان میں قرآن کریم کے متعدد دور کرنے اور انفرادی اور اجتماعی عبادات کا ذکر کرتے ہوئے نماز تراویح میں قرآن کریم کا درس دینے والوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اور احباب کو قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف مؤثر رنگ میں توجہ دلائی آخر میں آپ نے فرمایا کہ اسلام و احمدیت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر اور حضور کے مقاصد عالیہ میں کامیابی مبلغین حضرات کی نصرت و تائید اور تمام حاجتمندوں کی حاجت براری بیماری سے شفایابی کے لئے احباب دعا کریں۔

اس کے بعد آپ نے ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جو غروب آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے تک جاری رہی رات کو شوال کا چاند نظر آگیا اس لئے مورخہ ۲/۶۸ کو عید الفطر کی تقریب سعید مسجد اقصیٰ میں منائی جانے کا اعلان ہوا۔ تمام احباب جماعت وقت مقررہ پر پہنچ گئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۹½ بجے مسنون طریق پر پہلے عید الفطر کا دوگانہ پڑھایا۔ بعدہٗ ایک لطیف خطبہ دیا۔

خطبہ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ایک سچے مسلمان اور مخلص احمدی کی حقیقی عید کا دن وہی ہے جب ہمارے خالق کی توحید دنیا میں قائم ہو جائے اور ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا نام عزت کے ساتھ لیا جانے لگے۔ اس وقت کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو ہر قسم کی جانی اور مالی قربانیاں دیتے چلے جانا چاہیئے اور اپنے اعمال کا ہر دم جائزہ لیتے رہنا چاہیئے تا جب ہمارا آخری وقت آئے تو اس عرب شاعر کے کہنے کی طرح اس دنیا کے لوگ تو رو رہے ہوں مگر جانے والا خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کی جنت میں داخل ہونے جا رہا ہو۔ تب اسے دائمی اور حقیقی خوشی حاصل ہوگی جس کے بعد کبھی غم اور افسردگی کا وقت نہیں آئے گا۔

خطبہ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور محترم صاحبزادہ صاحب اور حضرت امیر صاحب مقامی سے سب احباب نے مصافحہ کیا اور سب دوست آپس میں خوشی اور مسرت کے ساتھ عید مبارک کا تحفہ دیتے ہوئے مصافحہ اور معانقہ کرتے ہوئے اپنی اپنی رہائش گاہوں کی طرف لوٹے۔

(بشکریہ بدر قادیان)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم مرزا محمد اشرف کا نکاح مورخہ ۱۵/۶۸ بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمراہ عزیزہ سلیمہ مبین بی اے بنت اخویم مرزا معظم بیگ صاحب آف کوئٹہ بعوض حق مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر دو فریقین کے لئے ہر رنگ میں بابرکت بنائے (آمین) (مرزا محمد صادق۔ محلہ دار البرکات ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ گذشتہ سات آٹھ ماہ شدید طور پر بیمار رہی ہے اب قدرے افاقہ ہے لیکن کبھی کبھی دفعتہً بیماری کا دورہ ہو جاتا ہے جس سے شدید تکلیف ہوتی ہے۔ نیز والدہ صاحبہ کی صحت بیماری اور بڑھاپے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہے۔ (شیخ محمد بشیر آزاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مریدکے)

۲۔ خالہ زاد کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی لاحق ہے اللہ تعالیٰ بچوں کو امتحانات میں کامیاب کرے۔ نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر

۳۔ بندہ کے ایک غیر احمدی جماعت دوست کی بیوی بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ مرزا محمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال)

۴ ایسے معطر ہیں کہ ان کی خوشبو اور خمار جذب سے دشمن انگشت بدنداں ہے اور دوست خنداں لب۔

مجاہدین تحریک جدید کی دعائیہ فہرست (۲۹ رمضان المبارک)

راولپنڈی شہر

مکرم ٹھیکیدار محمد الدین صاحب آف ربوہ	۳۰۰ — ۰۰	سٹلائٹ ٹاؤن
" منجانب بیگم صاحبہ خود	۳۰۰ — ۰۰	"
منجانب بچگان و والدین و بزرگان سلسلہ	۷۰۰ — ۰۰	"
" سید حمید احمد صاحب مجسٹریٹ	۹۹ — ۰۰	"
" ملک عبد المغنی صاحب سیکرٹری مال	۳۹ — ۰۰	"
" منجانب عبد المنان صاحب مرحوم	۶ — ۰۰	"
منجانب مکرم محمد الدین صاحب والد مرحوم آف محمودہ آباد جہلم	۱۱ — ۰۰	"
" پراچہ عبد الرحیم صاحب	۷۰۰ — ۰۰	"
منجانب بیگم صاحبہ	۵۰۰ — ۰۰	"
" چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب پنشنر	۸۵ — ۰۰	"
" عباد اللہ خان صاحب	۱۰ — ۰۰	"
" صوبیدار میجر محمد رشید صاحب	۷۰ — ۰۰	"
مکرمہ عصمت بیگم اہلیہ صوبیدار میجر محمد رشید صاحب	۲۱ — ۰۰	"
" طیب علی صاحب شیخ	۱۶۰ — ۰۰	"
" شمیم احمد صاحب	۲۱ — ۰۰	"
" فیض اسحاق صاحب	۱۰۰ — ۰۰	"
" عبد الکریم صاحب طارق	۱۵ — ۰۰	"
" مرزا محمد نصیر صاحب	۱۰۰ — ۰۰	"
" چوہدری محمود احمد صاحب ناصر ۱۰۵۰۷۸	۱۵۱ — ۰۰	"
منجانب بیگم صاحبہ خود	۹۱ — ۰۰	"
منجانب امۃ النصیر صاحبہ دختر	۷ — ۰۰	"
" ماسٹر عبد الکریم صاحب رازی	۱۶ — ۰۰	اردو منزل
منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ	۱۶ — ۰۰	"
مکرم مولوی اللہ دتہ صاحب گیانی حلقہ اصغر مال	۱۰۵ — ۰۰	
" عبد القدوس صاحب	۲۰ — ۰۰	
" چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نائب امیر ثانی	۴۲ — ۰۰	
منجانب بیگم صاحبہ مرحومہ	۱۳ — ۰۰	
منجانب والدین مرحومین	۱۳ — ۰۰	
منجانب برادر مرحوم	۱۰ — ۰۰	
" چوہدری جمیل الرحمان صاحب	۴۳ — ۰۰	
منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۱۵ — ۰۰	
منجانب بیگم صاحبہ	۱۰ — ۰۰	
" چوہدری جلال الدین صاحب آف وارثی	۲۱ — ۰۰	
" ملک محمد صدیق صاحب ناظم تحریک جدید	۱۲ — ۰۰	
منجانب بیگم صاحبہ	۱۵ — ۰۰	
" مختار محمود صاحب والدین	۱۸ — ۰۰	احمد کمرشل کالج
	۱۱ — ۰۰	
" چوہدری فضل احمد صاحب	۵۰ — ۰۰	
" ڈاکٹر محمد محمود خان صاحب معہ اہلیہ والدین سید پور گیٹ	۲۶ — ۰۰	
" قمر الحق صاحب قریشی	۲۰ — ۰۰	
" غازی محمد امین صاحب معہ اہلیہ و بچگان	۱۰۰ — ۰۰	
" سید حسنات احمد صاحب چک ۱۱	۱۰۰ — ۰۰	
" نور الدین صاحب	۱۸ — ۰۰	
" بابا محمد اسمٰعیل صاحب جالندھری مسجد نور	۱۱ — ۰۰	
" ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی	۱۳ — ۰۰	
مکرم خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب آف بمبئی والا مسجد نور	۱۰ — ۰۰	
" شیخ بشیر احمد صاحب	۱۳ — ۰۰	"
منجانب شیخ محمد رمضان صاحب والد مرحوم	۱۱ — ۵۰	"
منجانب بیگم صاحبہ معہ بچگان	۱۱ — ۰۰	"
" سردار نور محمد صاحب	۱۰ — ۰۰	"
" عبد الحکیم جان صاحب	۲۵ — ۰۰	پریڈ روڈ
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب	۹۰ — ۰۰	"
منجانب فوزیہ دختر " "	۱۰ — ۵۰	"
منجانب شاہدہ " "	۱۲ — ۵۰	"
مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب	۱۸ — ۰۰	"
" چوہدری اقبال احمد صاحب بریگیڈیئر	۲۴۰ — ۰۰	"
منجانب بیگم صاحبہ "	۵۷ — ۰۰	"
منجانب بچگان "	۳۷ — ۰۰	"
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بریگیڈیئر	۳۰۵ —	حلقہ صدر
" خواجہ عبد الکریم صاحب دوکاندار	۱۵ —	"
" چوہدری مشتاق احمد صاحب	۱۱ — ۰۰	"
منجانب مس مبارکہ نسیم صاحبہ	۱۰ — ۵۰	"
" ہمشیرگان چوہدری مشتاق احمد صاحب	۶ — ۰۰	"
مکرمہ مس بشریٰ پروین صاحبہ	۱۱ — ۰۰	"
مکرم شیخ عبد اللطیف خانصاحب	۱۰۰۰ — ۰۰	سٹلائٹ ٹاؤن
مکرم بشیر احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب احمد کمرشل کالج	۱۰ — ۰۰	
" نصیر احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب "	۱۰ — ۰۰	
" سعید احمد صاحب اشرف منجانب دادا صاحب مرحوم	۱۰ — ۰۰	سٹلائٹ ٹاؤن
" منجانب بچگان سعید احمد صاحب اشرف	۱۰ — ۰۰	
منجانب سعید احمد اشرف از بزرگان سلسلہ	۱۰ — ۰۰	
" سید بشیر احمد شاہ صاحب	۱۶۰ — ۰۰	اصغر مال
" کرنل عباد اللہ صاحب کچلو	۷۰ — ۰۰	سٹلائٹ ٹاؤن
" چوہدری عبد الحفیظ صاحب واہ سیمنٹ فیکٹری	۳۱ — ۰۰	
" چوہدری داؤد احمد صاحب داؤد کلاتھ سٹور احمد کمرشل کالج	۵۵ — ۰۰	
" عبد الواحد صاحب ورک قائد مجلس خدام الاحمدیہ	۷۰ — ۰۰	
" میجر محمد اسلم صاحب اردو منزل	۱۲۰ — ۰۰	راولپنڈی
منجانب بچگان	۵۰ — ۰۰	
" شیخ میجر محمد شریف صاحب پریڈ روڈ معہ خاندان	۴۰ — ۰۰	
" چوہدری منور احمد صاحب سیل منیجر برما شیل پریڈ روڈ	۳۰۰ — ۰۰	
" مکرمہ بیگم صاحبہ " " "	۱۰۰ — ۰۰	
" منجانب عزیزی رحیلہ منور احمد صاحب "	۲۰ — ۰۰	
" " نعیم احمد پسر " "	۲۰ — ۰۰	
" " رزاق احمد " "	۲۰ — ۰۰	
" " امۃ الرؤف بنت " "	۲۰ — ۰۰	
" طارق احمد پسر چوہدری منور احمد صاحب " "	۲۰ — ۰۰	
" چوہدری بشیر محمود صاحب سیکرٹری تحریک جدید	۲۹ — ۰۰	
منجانب بیگم صاحبہ " " "	۲۱ — ۰۰	
" چوہدری علیم الدین صاحب اسلام آباد معہ خاندان	۴۵۰ — ۰۰	
" خواجہ حفیظ احمد صاحب مینیجر لارنس پور مل	۳۱۵ — ۰۰	
" محمد صادق صاحب آف گرمولہ سال ۳۲	۱۰ — ۱۲	
" شیخ نور الدین صاحب معہ برادران و دختر سوم سال سوم	۱۰ — ۴	
" چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی سال ۳۲	۱۰۰ — —	
منجانب بیگم صاحبہ "	۳۶ — —	
" بشریٰ شوکت بنت "	۱۷ — ۰۰	
" طاہرہ بنت "	۱۲ — —	
" امۃ المالک صاحبہ بنت ملک عبد الحمید صاحب سیکرٹری مال	۱۰ — ۰۰	
" چوہدری بشارت احمد صاحب داؤد کلاتھ سٹور "	۲۵ — ۰۰	

(سیکرٹری تحریک جدید راولپنڈی)

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف کوٹ احمدیہ کا ذکر خیر

(مکرم محمود احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹنڈو محمد خان)

۱۴ دسمبر ۱۹۶۷ء کو میرے پیارے ماموں جان چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف کوٹ احمدیہ وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم ۱۳ اگست ۱۹۲۶ء کو بمقام بڈھا کوٹ (رحیم آباد) پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد آپ کے والد مرحوم چوہدری غلام حیدر صاحب ہجرت کر کے کوٹ احمدیہ چلے آئے اور انہوں نے ہی اس گاؤں کی بنیاد رکھی آپ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں زیر تعلیم تھے لہذا والد صاحب کی وفات کے بعد گھر کی تمام ذمہ داری آپ پر آن پڑی جس کی وجہ سے مزید تعلیم جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ آپ نے ذمہ داری سنبھالتے ہی تمام حالات کا بغور جائزہ لیا تمام مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کیا جو آپ کو اس کے بعد پیش آئیں۔ آپ نہایت نیک۔ دین دار۔ ملنسار۔ اور مہمان نواز انسان تھے۔ خدمت اسلام کا خاص جذبہ رکھتے تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقف جدید کا آغاز کیا تو آپ نے خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی اور اپنا گھر رشتہ دار اور کاروبار چھوڑ کر چلے گئے۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی اکثر یہی تلقین کیا کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب کا بکثرت مطالعہ کرتے تھے۔ تعلیم کم تھی لیکن ذہین اتنے تھے کہ جس بات کو ایک دفعہ سن لیتے یا پڑھ لیتے تھے اسے کبھی نہ بھولتے۔ غریبوں کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ وفات سے چند دن قبل آپ کے ایک دوست کے ایک دوست نے خط لکھا کہ ہمارے ہاں ایک بہت ہی غریب آدمی رہتا ہے آپ اس کی کوئی مدد فرما دیں آپ نے اسی دن کچھ روپے بذریعہ منی آرڈر اسے روانہ کر دیئے۔

گزشتہ سال جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سندھ کے دورہ پر تشریف لائے تو مرحوم نے حضور سے کوٹ احمدیہ آنے کی بھی درخواست کی جسے حضور نے از راہ شفقت منظور فرما لیا اور چند گھنٹوں کے لئے حضور کوٹ احمدیہ تشریف لائے۔

سلسلہ کے کاموں کے علاوہ دیگر فلاحی کاموں میں بھی بے حد دلچسپی لیتے تھے۔ انہی کی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے کہ کوٹ احمدیہ جیسے چھوٹے سے گاؤں میں اس وقت لڑکوں کے لئے پرائمری سکول۔ لڑکیوں کے لئے نصرت گرلز پرائمری سکول اور ڈاک خانہ موجود ہے۔

اس دفعہ رمضان المبارک میں ان کا ارادہ روزے ربوہ جا کر رکھنے کا تھا مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے جا نہ سکے لیکن یہ الفاظ ان کی زبان پر اکثر رہتے تھے کہ میں عید یہاں نہیں کروں گا یہ الفاظ ان کی وفات کے ذریعے پورے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ گو اب ان کا وجود تو اس دنیا میں موجود نہیں ہے لیکن ان کی صورت ہر وقت آنکھوں کے سامنے گھومتی ہے۔ ہمارے خاندان میں بظاہر ایک خلا آپ کی وفات سے پیدا ہو گیا ہے

آپ نے پس ماندگان میں تین بھائی چار بہنیں اور دو بیوی چھوڑی ہیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ کا جنازہ بعد نماز جمعہ چوہدری علی احمد صاحب نے پڑھا آپ موصی تھے لہذا سر دست امانتاً کوٹ احمدیہ میں آپ کا تابوت دفن کر دیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

کے منیجر سے خط و کتابت کیا کریں۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

موسم گرما کا سامان بجلی تیار کرنے والے فرمز

ایس ایس آئی

مثلاً

۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین — ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن

پلگ دو پن دو سالہ پورسلین — ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز، سیال انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ صلح ۱۳۴۷ھش (۱۵/۱/۶۸) تک مساجد ممالک بیرون کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سب کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیلہ المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میرا لڑکا آنکھ میں چوٹ لگنے کے باعث ڈسٹرکٹ ہسپتال میں داخل ہے

(محمد ابراہیم وحید والد ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میرا عزیز بھائی مکرم ملک حبیب احمد صاحب منیجر ہاؤس لاہور دل کی تکلیف کی وجہ سے لاہور ہسپتال میں داخل ہے (عبدالعظیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں)

(احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔)

علمی و دینی تصانیف کیلئے فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلانیہ

برائے سال ۱۹۶۸ء

ضروری نوٹ: فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے گزشتہ سال ۱۹۶۷ء کے لئے دینی علمی تصانیف کے مسودات بھجوانے کی دعوت دی گئی تھی اس مقابلہ میں مقالہ جات کے مسودات بھجوانے کی آخری تاریخ یکم مارچ ۱۹۶۸ء ہے جو احباب شمولیت کی اطلاع بھجوا چکے ہیں ان کو اپنے مسودات مقررہ تاریخ یعنی یکم مارچ ۱۹۶۸ء تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں بھجوا دینے چاہئیں۔)

سالِ رواں یعنی ۱۹۶۸ء (یکم جنوری تا ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء) کے لئے بورڈ آف ڈائریکٹرز فضل عمر فاؤنڈیشن نے جو اعلامیہ منظور فرمایا ہے اُسے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ کے جملہ اہل علم و قلم اصحاب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ۱۹۶۸ء کے لئے اعلامیہ کے مقررہ عنوانات میں سے اپنی اپنی پسند کے عنوان کا انتخاب کر کے دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کو جلد تر مطلع فرما دیں تاکہ ان کے اسماء گرامی مع عنوانات اخذ کردہ ریکارڈ کر لئے جائیں۔ ۱۹۶۸ء کے لئے مسودات بھجوانے کی آخری تاریخ یکم نومبر ۱۹۶۸ء ہوگی،

۱۹۶۷ء کے مقابلہ میں شامل ہونے والے دوست اس سال کے مقابلہ میں بھی شامل ہو سکتے ہیں، اعلامیہ کا متن درج ذیل ہے:-

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام: اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام: تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام:- اسلامی اقتصادیات۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:- کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط: ۱- یہ انعام ہر سال دیا جائے گا اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲- مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جائیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

۳- یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا

۴- یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

۵- پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی

۶- انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہ ہو سکے گی۔

۷- ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸- انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے پہلے حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں

۹- مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

۱۰- اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا!

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

امراء اضلاع کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۶/۶۸ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات دار یکم جولائی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء کرائے جانے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرمائیں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵/۳/۶۸ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں نیز یہ بھی نگرانی فرمائیں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں۔

(ناظر اعلیٰ)

دعائے مغفرت

میرے داماد محترم مہر نور سلطان صاحب ایڈووکیٹ جھنگ صدر ۱۲/۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کی درمیانی رات گیارہ بجے چند منٹ بعارضہ دل بیمار رہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے غریبوں اور بیکسوں کے ساتھ بہت ہمدردی کا اظہار کرتے۔ اپنے دوستوں غریب ملازمین اہل و عیال بچوں اور رشتہ داروں کے لئے بھی سراپا شفقت و محبت تھے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی رضا کی جنت میں بلند سے بلند تر مقام عطا کرے۔ اور مرحوم کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے بچوں کا خود کفیل ہو۔ آمین

(رحمت علی پنشنر ڈیرہ غازی خان)

ضروری گزارش

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۶۷ء کے موقع پر ماہنامہ انصار اللہ کی نئی خریداری کے سلسلہ میں وعدہ کرنے والے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ کرم پتہ جات اور رقم ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اردن ہر حالت میں پاکستان کا ساتھ دے گا، شاہ حسین کا اعلان

پشاور ۲۹ جنوری۔ اردن کے شاہ حسین نے اعلان کیا ہے کہ عرب ممالک اسرائیل سے اپنے علاقے واپس لے کے رہیں گے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ ساری دنیا کے مسلمان عنقریب متحد ہو جائیں گے اور اپنی عظمت رفتہ دوبارہ حاصل کر لیں گے۔ شاہ حسین نے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ آڑے وقت میں اردن پاکستان کی پوری حمایت کرے گا۔

شاہ حسین کل جمرود میں قبائلی سرداروں کے سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔ معزز مہمان نے کہا کہ پاکستان اور اردن کے عوام اسلام کے اٹوٹ رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں ان کا ماضی ایک ہے ان کی ثقافت اور روایات بھی مشترک ہیں پاکستان نے اسرائیل کے حملے کے دوران ہماری ہر ممکن مدد کی تھی اس کے پیش نظر اردنی باشندوں کی خواہش ہے کہ اگر خدانخواستہ پاکستان کو کبھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو وہ بھی اسی طرح اس کی حمایت کریں گے۔